Value-added textile sector opposes gas cess imposition

RECORDER REPORT

KARACHI: Value-added textile sector on Wednesday opposed the government's move to impose the gas infrastructure development cess of Rs100 per MMBTU on industries in the finance bill 2012-13, saying it would badly hit the manufacturing sector.

Addressing a joint press conference at the PHMA House, representatives of a number of associations of value-added textile sector advised the government to avoid generating revenue through utility bills.

"The government should enable the industries to operate at full capacity by providing uninterrupted supply of gas and electricity, instead of curtailing key utilities to manufacturing units," said the Chairman Value-Added Textile Forum, Rana Muhammad Mushataq Khan.

Criticising the federal government for making the cess part of the finance bill, he said that it had been done without taking the textile sector into confidence. He warned that manufacturers and exporters would be compelled to shut their units if the government did not reverse its decision.

"Gas is supplied to industries only five days a week. For two days, it remains suspended," complained Rana. He said that local export products would be unable to compete in the international markets because of unabated increase in the cost of production.

Pointing out Pakistan's rival countries kept utility tariffs unchanged for their industries, he said that Pakistan's industries were paying far higher rates for gas and electricity than any other country in the region.

"Exporters earn billions of rupees in foreign exchange for the national exchequer, increasing the foreign exchange reserves. Therefore, the government should facilitate export-oriented industries," appealed the Chairman of the Value-added Textile Forum.

Rana pointed out that the country's total textile exports had declined by 25 percent during the first 10 months of the current fiscal year and the imposition of cess would further hurt the manufacturing sector's prospects.

Chairman of Pakistan Apparel Forum Muhammad Jawed Bilwani pointed out that the gas tariff in Pakistan for industries was 183 percent higher than gas rates in Bangladesh.

He said that the textile sector generated 42 percent of the country's total employment, fearing that the continual rise in the cost of manufacturing would hurt the sector's job creation ability.

Vice-Chairman of Pakistan Apparel Forum Rafiq Godil said: "Textile sector's non-performing loans have touched Rs170 billion in just one and a half years." He said the country's textile exports are expected to fall by $4 billion this fiscal year because of unfavourable conditions.

Chairman, Pakistan Knitwear & Sweater Exporters Association, Kamran Chandna, former chairman of Pakistan Cotton Fashion Apparels Manufacturers and Exporters Association Khwaja Usman, Chairman of Pakistan Denim Manufacturers and Exporters Association (PDMEA) Khalid Majeed, Member of PRGMEA's Executive Committee Younus Khamisani and others raised concerns during the press conference. A member of the Towel Manufacturing Association, Muzzammil Hussain also spoke on the occasion.

Pakistan Hosiery Manufacturers & Exporters Association
37-H
BLOCK-6
P.E.C.H.S.
KARACHI

DAWN
14 JUN 2012 -PAGE-No-9

Withdrawal of cess on gas sought

By Our Staff Reporter

KARACHI, June 13: Value-added textile industry leaders have urged the government to withdraw cess on gas of Rs100 per mmbtu on industries including captive power plants as proposed in the Finance Bill 2012, stating that the move will increase the cost of business and would affect Pakistan's standing amongst regional competitors.

At a hurriedly called joint press conference held at the PHMA House on Wednesday, leaders of eleven value-added and ancillary textile industry said that utilities are never used as a tool for revenue generation, however the Finance Bill 2012 suggests that 'huge revenue would be generated after the imposition of cess on gas'.

The leaders urged the government to ensure adequate gas supply at competitive price to value-added textile industry instead of resorting to frequent increase in gas prices.

Exports of value-added textiles have already gone down by 9.8 per cent whereas exports of regional countries like India have gone up by 23.87 per cent, Bangladesh by 7.86 per cent and China by 2.05 per cent, the leaders maintained.

"If the proposed cess on gas is allowed it will add to the cost of manufacturing which will ultimately push up the cost of end products of textile ancillary industry particularly when gas tariff in Pakistan is already higher by 183 per cent than Bangladesh. The move by the government will in fact give benefit to Bangladeshi manufacturers of value-added textile goods," they said.

The impact of cess on gas tariff will be to the tune of 19 cents per cubic meter or 216 per cent higher than Bangladesh, they informed.

These leaders also asked the government to immediately go for the review of gas and energy policy.

They further said that the imposition of cess of Rs100 per mmbtu on industries has been done without taking the stakeholders on board.

"It's alarming that exports of value-added textile sector throughout the year had been falling. However, last month they drastically declined by 25 per cent in quantity and 10 per cent value terms," they leaders informed.

37-H BLOCK-6 P.E.C.H.S. KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی جمعرات 14 رجون 2012ء

ٹیکسٹائل ایسوسی ایشنز

گیس پر انفرااسٹرکچر سیس میں اضافے کے تباہ کن اثرات ہونگے

مالی بحران اور بدامنی سے متاثرہ لاتعداد صنعتیں بند ہوجائیں گی، بیروزگاری میں مزید اضافہ ہوجائے گا، پریس کانفرنس

کراچی (اسٹاف رپورٹر) صنعتوں بشمول کیپٹو پاور پلانٹس کیلئے قدرتی گیس پر 100 روپے ایم ایم بی ٹی یو انفرااسٹرکچر سیس کے اضافے سے ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل سیکٹر پر تباہ کن اثرات مرتب ہونگے، ٹیکسٹائل انڈسٹریز کی پیداواری لاگت میں اضافہ ہوجائیگا جس کے نتیجے میں پہلے سے مالی بحران اور بدترین لاء اینڈ آرڈر سے متاثرہ لاتعداد انڈسٹریز بند ہوجائینگی اور بے روزگاری میں مزید اضافہ ہو جائیگا۔ یہ بات ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل ایسوسی ایشنز کے چیئرمینز نے ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل فورم کے زیراہتمام بدھ کو مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران کہی۔ ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل ایسوسی ایشنز کے رہنماؤں رانا محمد مشتاق خان، ایم جاوید بلوانی، رفیق گوڈیل، کامران چاندنہ، خواجہ محمد عثمان، فیروز عالم لاری، ایم تقی باڑی، عارف لاکھانی، یونس خیسانی، خالد مجید اور عابد چنائے نے قدرتی گیس پر 13 روپے سے یکدم 113 روپے فی ایم ایم بی ٹی یو کی تجویز پر شدید احتجاج کرتے ہوئے اسے فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ یوٹیلٹیز کو کبھی بھی آمدنی بڑھانے کیلئے استعمال نہیں کیا جاتا کیونکہ مجوزہ گیس سیس پر عمل درآمد کی صورت میں برآمدی صنعتوں کے بلوں میں 20 فیصد کے لگ بھگ اضافہ ہوجائے گا، یوٹیلٹیز انتہائی اشد کموڈیٹیز ہیں اور یہ عوام خصوصاً انڈسٹریز کیلئے شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مارکیٹوں میں پاکستان کی ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل مصنوعات کو بھارت، بنگلہ دیش اور چین سے شدید مسابقت کا سامنا ہے اور پہلے ہی پاکستان کی ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل برآمدات میں 9.8 فیصد کمی واقع ہوچکی ہے جبکہ بھارت کی ٹیکسٹائل برآمدات میں 23.87 فیصد، بنگلہ دیش کی 7.86 فیصد اور چین کی برآمدات میں 2.05 فیصد اضافہ ہوچکا ہے جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ پیداواری لاگت نے پاکستان کی ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل مصنوعات کی برآمدات پر کس قدر منفی اثرات مرتب کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک ایسے وقت میں جبکہ پاکستان کے حریف ممالک کی ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافہ اور پاکستان کی برآمدات میں کمی ہورہی ہے، حکومت نے اگلے مالی سال کے وفاقی بجٹ میں صنعتوں بشمول کیپٹو پاور پلانٹس کیلئے قدرتی گیس پر سیس میں غیرمعمولی اضافے کی تجویز پیش کردی ہے جو ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل انڈسٹری کے لئے کسی حال میں بھی قابل قبول نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان اس وقت ایک نازک اور سنگین صورتحال سے دوچار ہے، ڈونر ممالک اور ایجنسیوں کی جانب سے زرمبادلہ کی ترسیلات میں غیرمعمولی کمی سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی ہورہی ہے جبکہ حکومت زرمبادلہ میں اضافے کے بجائے ایسے منفی اقدامات کررہی ہے جس سے زرمبادلہ کی ترسیلات میں مزید کمی ہوجائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل انڈسٹری زرمبادلہ بڑھانے کا ایک بڑا ذریعہ ہے جس کا ملکی برآمدات میں 60 فیصد سے زیادہ حصہ ہے جبکہ یہ سیکٹر 42 فیصد روزگار بھی فراہم کرتا ہے، اس تناظر میں قدرتی گیس پر 100 روپے فی ایم ایم بی ٹی یو سیس کے جارحانہ نفاذ سے پیداواری لاگت مزید بڑھ جائے گی اور اس کے ملکی زرمبادلہ کے ذخائر پر منفی اثرات مرتب ہونگے۔

37-H
BLOCK-6
P.E.C.H.S.
KARACHI

Page no-6

روزنامہ ایکسپریس، کراچی۔ جمعرات، 14 جون، 2012ء

ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کی گیس سیس پر احتجاج کی دھمکی

حکومتی اقدام سے پیداواری لاگت میں 20 فیصد اضافہ، انڈسٹری 6 ماہ میں بند ہوجائیگی

بعض قوتیں پاکستان کو ٹریڈنگ اسٹیٹ بنانا چاہتی ہیں، وزیر خزانہ نے مسائل کے حل کا وعدہ نہ نبھایا

رانا مشتاق، جاوید بلوانی، رفیق گوڈیل، کامران چاندنہ، خواجہ عثمان و دیگر کی پریس کانفرنس

کراچی (بزنس رپورٹر) ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل انڈسٹری نے گیس انفرااسٹرکچر سیس میں اضافے پر عمل درآمد کی صورت میں احتجاجی پروگرام مرتب کرنے کی دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ وفاقی وزیر خزانہ نے 8 جون کو ہونے والے اجلاس کے دو روز بعد ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کے نمائندوں پر مشتمل اجلاس منعقد کرکے مجوزہ گیس انفرااسٹرکچر سیس سمیت دیگر مسائل کے حل کا وعدہ کیا تھا جو تاحال پورا نہیں ہوسکا۔ یہ بات ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل فورم کے چیئرمین رانا محمد مشتاق خان نے جاوید بلوانی، رفیق گوڈیل، کامران چاندنہ، خواجہ محمد عثمان، مزمل حسین، تقی باڑی، عارف لاکھانی، یونس خیسانی، خالد مجید اور عابد چنائے کے ہمراہ بدھ کو پی ایچ ایم اے ہاؤس میں مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی وزیر خزانہ کی جانب سے طے شدہ اجلاس طلب نہ کیے جانے سے محسوس ہوتا ہے کہ وہ ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کے مسائل حل کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتے، بعض قوتیں اپنے مخصوص مفادات کی تکمیل کے غرض سے پاکستان میں صنعتی ترقی کے بجائے اسے ایک ٹریڈنگ اسٹیٹ بنانے کیلیے ایسے منفی اقدام کررہی ہیں جن سے صنعتوں کی بندش کی رفتار تیز ہو اور ملک میں غیرملکی کمپنیوں کی بالادستی قائم ہوجائے۔ انہوں نے کہا کہ صنعتوں بشمول کیپٹیو پاور پلانٹس کے لیے قدرتی گیس پر فی ایم ایم بی ٹی یو انفرااسٹرکچر سیس 100 روپے کے اضافے سے آئندہ 6 ماہ میں ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل انڈسٹری مکمل طور پر بند ہوجائے گی کیونکہ مجوزہ اضافہ شدہ گیس سیس عائد ہونے کے نتیجے میں پیداواری لاگت یکدم 20 فیصد بڑھ جائے گی جس سے ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل مصنوعات عالمی مارکیٹوں میں بلحاظ قیمت مسابقت نہیں کرسکیں گی، مقامی صنعتیں پہلے ہی امن وامان کی بدترین صورتحال، توانائی، مالیاتی بحران کی وجہ سے بندش کی جانب گامزن ہیں اور اب تک نٹ ویئر کے 150 برآمدی صنعتی یونٹس بند ہوچکے ہیں جبکہ 25 فیصد صنعتیں ویت نام، بنگلہ دیش سمیت دیگر ممالک میں منتقل ہوچکی ہیں، یہی حالات برقرار رہے اور حکومت کی عدم دلچسپی رہی تو 42 فیصد روزگار فراہم کرنے والے اس شعبے کی بقا خطرے میں پڑ جائے گی جس سے نہ صرف ملکی برآمدات متاثر ہوگی بلکہ بے روزگاری میں خطرناک حد تک اضافہ ہوجائیگا۔ ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل فورم کے نمائندوں نے قدرتی گیس پر فی ایم ایم بی ٹی یو سیس 13 روپے سے یکدم 113 روپے کرنے کی تجویز ناقابل قبول ہے جسے فوری طور پر واپس لینے کے احکامات جاری کیے جائیں، یوں محسوس ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت اب یوٹیلیٹیز کو بھی ریونیو جنریشن ٹول کے طور پر استعمال کررہی ہے، یوٹیلیٹیز انتہائی ضروری کموڈیٹیز ہیں اور یہ عوام خصوصاً انڈسٹریز کیلیے شہ رگ کی حیثیت رکھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مارکیٹوں میں پاکستان کی ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل مصنوعات کو بھارت، بنگلہ دیش اور چین سے شدید مسابقت کا سامنا ہے اور پہلے ہی پاکستان کی ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل برآمدات میں 9.8 فیصد کمی واقع ہوچکی ہے جبکہ بھارت کی ٹیکسٹائل برآمدات میں 23.87 فیصد، بنگلہ دیش کی 7.86 فیصد اور چین کی برآمدات میں 2.05 فیصد اضافہ ہوچکا ہے جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ پیداواری لاگت نے پاکستان کی ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل مصنوعات کی برآمدات پر کس قدر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو گیس کی نہیں روزگار کی ضرورت ہے، اگر روزگار ہوگا تو عوام کے گھروں کے چولہے جلیں گے جبکہ بیروزگاری بڑھنے کی صورت میں امن وامان کی صورتحال مزید خراب ہوجائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل برآمدکنندگان گزشتہ ڈیڑھ سال سے ڈی ایل ٹی ایل کلیمز کے 18 ارب روپے اور سیلز ٹیکس ریفنڈ اور کسٹمز ریبیٹ کلیمز کے اربوں روپے روکے جانے سے شدید مالی بحران سے دوچار ہیں، یہ ادائیگیاں وفاقی حکومت پر واجب ہیں لیکن یہ امر افسوسناک ہے کہ سال 13-2012 کے وفاقی بجٹ میں ان کا کوئی تذکرہ نہیں۔

37 - H
BLOCK-6
P.E.C.H.S.
KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی جمعرات 14 / جون 2012ء

آئندہ سال تیل و گیس کمپنیاں خالص منافع کا 40 فیصد ٹیکس ادا کرینگی

ریلیف کیلئے ایف بی آر کیخلاف دائر اپیلوں، ریفرنس، پٹیشنز کو واپس لینا ہوگا

30 جون 2012ء تک تیل و گیس کمپنیوں کو 20 ارب کا ٹیکس جمع کرانا ہوگا

اسلام آباد (رپورٹ: حنیف خالد) ایف بی آر نے فنانس بل 13-2012 میں ترمیم کرکے انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کے جدول پنجم میں ردوبدل کیا ہے جو یکم جولائی 2012ء (ٹیکس سال 2012) تیل گیس تلاش کرنے والی کمپنیوں کو یہ ریلیف حاصل ہوگا کہ وہ اپنے خالص منافع جات (Profit & Gains) سے رائلٹی منہا کرکے باقی رقم پر 40 فیصد شرح سے انکم ٹیکس ادا کیا کرینگی اور ان پر واجب الادا ٹیکس کی رقم سے دوبارہ رائلٹی منہا نہیں کی جائے گی بشرطیکہ یہ کمپنیاں ایف بی آر کے خلاف دائر شدہ تمام اپیلیں ریفرنس اور پٹیشنز واپس لے لیں گی اور 30 جون 2011 تک کے اپنے سو فیصد ٹیکس واجبات 30 جون 2012ء تک جمع کرادیں گی جن کی مجموعی مالیت 20 ارب روپے سے زیادہ ہے۔ تیل و گیس تلاش کرنے والی کمپنیوں کو یہ آپشن فنانس بل 13-2012 میں دیا گیا ہے اور یہ ون ٹائم آپشن ہے اور ناقابل واپسی (IPREVOCABLE) ہے۔ ایک دفعہ جس کمپنی نے یہ آپشن استعمال کرلیا آئندہ سالوں میں وہ اس سے منحرف نہیں ہوسکے گی۔ یہ وفاقی حکومت کا سرمایہ کار دوست (Investment Friendly) فیصلہ ہے اس فیصلے سے تیل و گیس کمپنیوں کے لاتعداد ٹیکس مقدمات خودبخود ختم ہوجائینگے اور پاکستان میں غیرملکی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوگا۔

37-H
BLOCK-6
P.E.C.H.S.
KARACHI

Page no-4

روزنامہ بیوپار کراچی (3) 14 جون 2012ء

گیس پر سیس کے نفاذ سے ٹیکسٹائل سیکٹر پر تباہ کن اثرات ہونگے

پہلے سے مالی بحران، اور بدترین لاء اینڈ آرڈر سے متاثرہ لاتعداد انڈسٹریز بند ہوجائینگی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) صنعتی شعبے اور کیپٹیو پاور پلانٹس پر قدرتی گیس پر 100 روپے ایم ایم بی ٹی یو انفرااسٹرکچر سیس کے مزید نفاذ سے ویلیو ایڈ ٹیکسٹائل سیکٹر پر تباہ کن اثرات مرتب ہونگے، ٹیکسٹائل انڈسٹریز کی پیداواری لاگت میں اضافہ ہوجائیگا جس کے نتیجے میں پہلے سے مالی بحران، اور بدترین لاء اینڈ آرڈر سے متاثرہ لاتعداد انڈسٹریز بند ہوجائینگی اور بے روزگاری میں مزید اضافہ ہوجائیگا، حکومت نے اب بھی ہماری فریاد نہ سنی اور 100 روپے ایم ایم بی ٹی یو سیس کے نفاذ کا فیصلہ واپس نہ لیا تو تمام ایسوسی ایشنز کے ساتھ مل کر احتجاج کا لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ یہ بات ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 35 پر)

بقیہ 35 گیس پر سیس

ایسوسی ایشنز کے چیئرمینوں نے ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل فورم کے زیراہتمام بدھ کو مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران کہی۔ ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل ایسوسی ایشنز کے رہنماؤں رانا محمد مشتاق خان، ایم جاوید بلوانی، رفیق گوڈیل، کامران چاندنہ، خواجہ محمد عثمان، عارف لاکھانی، ایم تقی باڑی، مزمل حسین، یونس خیسانی اور خالد مجید نے قدرتی گیس پر 13 روپے فی ایم ایم بی ٹی یو سے 100 روپے فی ایم ایم بی ٹی یو سیس کے مجوزہ نفاذ کی تجویز پر شدید احتجاج کرتے ہوئے اسے فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ یوٹیلیٹیز کو کبھی بھی آمدنی بڑھانے کے لئے استعمال نہیں کیا جاتا، یوٹیلیٹیز انتہائی اشد کموڈیٹیز ہیں اور یہ عوام خصوصاً انڈسٹریز کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھی ہیں، گزشتہ 10 ماہ میں ملکی ٹیکسٹائل برآمدات پہلے ہی 25 فیصد کم رہی ہے، ملک سے صنعتی شعبہ رفتہ رفتہ ختم کر کے پاکستان کو ٹریڈنگ کنٹری بنایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مارکیٹوں میں پاکستان کی ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل مصنوعات کو بھارت، بنگلہ دیش اور چین سے شدید مسابقت کا سامنا ہے اور پہلے ہی پاکستان کی ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل برآمدات میں 9.8 فیصد کمی واقع ہوچکی ہے جبکہ بھارت کی ٹیکسٹائل برآمدات میں 23.87 فیصد، بنگلہ دیش کی 7.86 فیصد اور چین کی برآمدات میں 2.05 فیصد اضافہ ہوچکا ہے جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ پیداواری لاگت نے پاکستان کی ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل مصنوعات کی برآمدات پر کس قدر منفی اثرات مرتب کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک ایسے وقت میں جبکہ پاکستان کے حریف ممالک کی ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافہ اور پاکستان کی برآمدات میں کمی ہورہی ہے، حکومت نے اگلے مالی سال کے وفاقی بجٹ میں صنعتوں بشمول کیپٹیو پاور پلانٹس کے لئے قدرتی گیس پر سیس میں غیرمعمولی اضافے کی تجویز پیش کردی ہے جو ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل انڈسٹری کے لئے کسی حال میں بھی قابل قبول نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو گیس کی نہیں روزگار کی ضرورت ہے اگر روزگار ہوگا تو عوام کے گھروں کے چولہے جلیں گے جبکہ بے روزگاری بڑھنے کی صورت میں امن وامان کی صورتحال مزید خراب ہوجائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان اس وقت ایک نازک اور سنگین صورتحال سے دوچار ہے، ڈونر ممالک اور ایجنسیوں کی جانب سے زرمبادلہ کی ترسیلات میں غیرمعمولی کمی سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی ہورہی ہے جبکہ حکومت زرمبادلہ میں اضافے کی بجائے ایسے منفی اقدامات کررہی ہے جس سے زرمبادلہ کی ترسیلات میں مزید کمی ہوجائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل انڈسٹری زرمبادلہ بڑھانے کا ایک بڑا ذریعہ ہے جس کا ملکی برآمدات میں 60 فیصد سے زیادہ حصہ ہے جبکہ یہ سیکٹر 42 فیصد روزگار بھی فراہم کرتا ہے، اس تناظر میں قدرتی گیس پر 100 روپے فی ایم ایم بی ٹی یو سیس کے جارحانہ نفاذ سے پیداواری لاگت مزید بڑھ جائے گی اور اس کے ملکی زرمبادلہ کے ذخائر پر منفی اثرات مرتب ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ مہینوں میں ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کی برآمدات میں بلحاظ تعداد 25 فیصد اور ویلیو کے اعتبار سے 10 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی ہے، ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل برآمد کنندگان گزشتہ ڈیڑھ سال سے مالی سال 2010-11 کے ڈی ایل ٹی ایل کلیمز کے 18 ارب روپے اور سیلز ٹیکس ریفنڈ اور کسٹمز ریبیٹ کلیمز کے اربوں روپے روکے جانے سے شدید مالی بحران سے دوچار ہیں، یہ ادائیگیاں وفاقی حکومت پر واجب ہیں لیکن یہ امر افسوسناک ہے کہ مالی سال 2012-13 کے وفاقی بجٹ میں انکا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ حریف ممالک کی حکومتیں اپنے ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کو مراعات اور ترغیبات فراہم کررہی ہیں، مثلاً بھارتی حکومت نے اپنی ٹیکسٹائل انڈسٹری کو 35 ہزار کروڑ روپے کی ترغیبات فراہم کی ہیں جبکہ اس کے برعکس پاکستان کے ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کو مراعات وترغیبات فراہم کرنے کے بجائے قدرتی گیس سمیت یوٹیلیٹیز کے نرخوں میں اضافہ کرکے اسے مزید تباہ کیا جارہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بنگلہ دیش سمیت حریف ممالک سے مسابقت کے سلسلے میں ویلیو ایڈیڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کو ترجیحی سیکٹر قرار دے کر اس کے لئے ایک خصوصی ٹیرف متعارف کرایا جائے۔ رانا مشتاق نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہم ہی ملک کے وہ وارث ہیں جو ملک چلارہے اور کما کر دے رہے ہیں ورنہ حکومت کو ایک ایک ملین ڈالر کے لئے آئی ایم ایف اور دیگر کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی رہتی تھی۔

37 - H
BLOCK-6
P.E.C.H.S.
KARACHI